

گڑو دیئے گئے ہیں اور موت کے شدائد و مشکلات تم پر چھا گئے ہیں۔ دنیا سے سارے علائق قطع کر لو اور زادِ تقویٰ سے اپنے کو تقویت پہنچاؤ۔

سید رضیؒ کہتے ہیں کہ: اس خطبہ کا کچھ حصہ پہلے بھی گزر چکا ہے لیکن اس روایت کے الفاظ پہلی روایت سے کچھ مختلف ہیں۔

--☆☆--

خطبہ (۲۰۳)

حضرتؑ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد طلحہ اور زبیر نے آپؐ سے شکایت کی کہ ان سے کیوں (امور حکومت میں) مشورہ نہیں لیا جاتا اور کیوں ان سے امداد کی خواہش نہیں کی جاتی تو حضرتؑ نے فرمایا:

ذرا سی بات پر تو تمہارے تیور بگڑ گئے ہیں اور بہت سی چیزوں کو تم نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ کیا مجھے بتا سکتے ہو کہ کسی چیز میں تمہارا حق تھا اور میں نے اسے دبا لیا ہو؟ یا تمہارے حصہ میں کوئی چیز آتی ہو اور میں نے اس سے دریغ کیا ہو؟ یا کسی مسلمان نے میرے سامنے کوئی دعویٰ پیش کیا ہو اور میں اس کا فیصلہ کرنے سے عاجز یا اس کے حکم سے جاہل رہا ہوں؟ یا صحیح طریق کار سے خطا کی ہو؟

خدا کی قسم! مجھے تو کبھی بھی اپنے لئے خلافت اور حکومت کی حاجت و تمنا نہیں رہی۔ تم ہی لوگوں نے مجھے اس کی طرف دعوت دی اور اس پر آمادہ کیا۔ چنانچہ جب وہ مجھ تک پہنچ گئی تو میں نے اللہ کی کتاب کو نظر میں رکھا اور جو لائحہ عمل اس نے ہمارے سامنے پیش کیا اور جس طرح فیصلہ کرنے کا اس نے حکم دیا میں اسی کے مطابق چلا اور جو سنت پیغمبرؐ قرار پا گئی اس کی پیروی کی۔ اس میں نہ تو تم سے کبھی مجھے رائے لینے کی احتیاج ہوئی اور نہ تمہارے علاوہ کسی اور سے۔ (اور نہ میں کسی حکم سے جاہل تھا کہ تم سے یا دیگر برادران اسلام سے مشورہ کرتا

فِيكُمْ، وَ قَدْ دَهَمْتُمْ فِيهَا مُفْطِعَاتُ الْأُمُورِ وَ مُعْضَلَاتُ الْحُدُورِ. فَقَطَّعُوا عَلَائِقَ الدُّنْيَا، وَ اسْتَظْهَرُوا بِزَادِ التَّقْوَى.

وَ قَدْ مَضَى شَيْءٌ مِّنْ هَذَا الْكَلَامِ فِيمَا تَقَدَّمَ بِخِلَافِ هَذِهِ الرَّوَايَةِ.

-----☆☆-----

(۲۰۳) وَمِنْ كَلَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَلَّمَهُ بِهِ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرَ بَعْدَ بَيْعَتِهِ بِاخْتِلَافَةٍ وَ قَدْ عَتَبَا عَلَيْهِ مِنْ تَرْكِ مَشُورَتَيْهِمَا وَ الْإِسْتِعَانَةَ فِي الْأُمُورِ بِهِمَا:

لَقَدْ نَقَمْتُمَا يَسِيرًا، وَ أَرْجَأْتُمَا كَثِيرًا، أَلَا تُخْبِرَانِي، أَيُّ شَيْءٍ لَّكُمَا فِيهِ حَقٌّ دَفَعْتُمَا عَنْهُ؟ وَ أَيُّ قَسَمٍ اسْتَأْثَرْتُمْ عَلَيْكُمَا بِهِ؟ أَمْ أَيُّ حَقٍّ رَفَعَهُ إِلَى أَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ضَعُفْتُ عَنْهُ، أَمْ جَهَلْتُهُ، أَمْ أَخْطَأْتُ بَابَهُ!

وَاللَّهِ! مَا كَانَتْ لِي فِي الْخِلَافَةِ رَغْبَةٌ، وَ لَا فِي الْوِلَايَةِ إِزْبَةٌ، وَ لَكِنِّكُمْ دَعَوْتُمُونِي إِلَيْهَا، وَ حَمَلْتُمُونِي عَلَيْهَا، فَلَمَّا أَفْضَتْ إِلَيَّ نَظَرْتُ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَ مَا وَضَعَ لَنَا، وَ أَمَرَنَا بِالْحُكْمِ بِهِ فَاتَّبَعْتُهُ، وَ مَا اسْتَنَّ النَّبِيُّ ﷺ فَاتَّبَعْتُهُ، فَلَمْ أَسْتَسْخِرْ فِي ذَلِكَ إِلَى رَأْيِكُمَا، وَ لَا رَأْيِ غَيْرِكُمَا، وَ لَا وَقَعَ حُكْمٌ جَهَلْتُهُ، فَاسْتَشِيرْتُكُمْ مَّا وَ إِخْوَانِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ لَوْ

اور اگر ایسی کوئی ضرورت ہوتی تو میں نہ تمہیں نظر انداز کرتا اور نہ دیگر مسلمانوں کو۔

كَانَ ذَلِكَ لَمْ أَرْغَبْ عَنْكُمْ، وَ لَا عَنْ غَيْرِكُمْ.

لیکن تم نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ میں نے (بیت المال سے) برابر کی تقسیم جاری کی ہے تو یہ میری رائے کا حکم اور میری خواہش نفسانی کا فیصلہ نہیں، بلکہ یہ وہی طے شدہ چیز ہے جسے رسول اللہ ﷺ لے کر آئے جو میرے بھی سامنے ہے اور تمہارے بھی پیش نظر ہے۔ تو جس چیز کی اللہ نے حد بندی کر دی ہے اور اس کا قطعی حکم دے دیا اس میں تم سے رائے لینے کی مجھے احتیاج نہیں۔ خدا کی قسم! تمہیں اور تمہارے علاوہ کسی کو بھی اس معاملہ میں شکایت کرنے کا حق نہیں۔ خدا ہمارے اور تمہارے دلوں کو حق پر ٹھہرائے اور ہمیں اور تمہیں صبر عطا کرے۔

وَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُمَا مِنْ اَمْرِ الْاُسُوَّةِ، فَاِنَّ ذَلِكَ اَمْرٌ لَّمْ اَحْكُمُ اَنَا فِيْهِ بِرَاْيِ، وَ لَا وَلِيَّتُهُ هُوَی مِّنِّيْ، بَلْ وَجَدْتُ اَنَا وَ اَنْتُمَا مَا جَاءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ فَرِغَ مِنْهُ، فَكَمْ اَحْتَجُّ اِلَيْكُمْ فَيَمَا قَدْ فَرَغَ اللّٰهُ مِنْ قَسْبِهٖ، وَ اَمْضَى فِيْهِ حُكْمَهُ، فَلَيْسَ لَكُمْ، وَاللّٰهُ! عِنْدِيْ وَ لَا لِغَيْرِكُمْ فِيْ هَذَا عُنْتَبِيْ. اَخَذَ اللّٰهُ بِقُلُوْبِنَا وَ قُلُوْبِكُمْ اِلَى الْحَقِّ، وَ اَلْهَمَّنَا وَ اِيَّاكُمْ الصَّبْرَ.

پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

ثُمَّ قَالَ ﷺ:

خدا اس شخص پر رحم کرے جو حق کو دیکھے تو اس کی مدد کرے، باطل کو دیکھے تو اسے ٹھکرا دے اور صاحب حق کا حق کے ساتھ معین ہو۔

رَحِمَ اللّٰهُ اَمْرًا رَاى حَقًّا فَاَعَانَ عَلَيْهِ، اَوْ رَاى جَوْرًا فَرَدَّهٗ، وَ كَانَ عَوْنًا بِالْحَقِّ عَلَى صَاحِبِهٖ.

--☆☆--

-----☆☆-----

خطبہ (۲۰۴)

(۲۰۴) وَمِنْ كَلَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

آپ نے جنگ صفین کے موقع پر اپنے ساتھیوں میں سے چند آدمیوں کو سنا کہ وہ شامیوں پر سب و شتم کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: میں تمہارے لئے اس چیز کو پسند نہیں کرتا کہ تم گالیاں دینے لگو۔ اگر تم ان کے کرتوت کھولو اور ان کے صحیح حالات پیش کرو تو یہ ایک ٹھکانے کی بات اور عذر تمام کرنے کا صحیح طریق کار ہوگا۔ تم گالم گلوچ کے بجائے یہ کہو کہ خدایا! ہمارا بھی خون محفوظ رکھ اور ان کا بھی اور ہمارے اور ان کے درمیان اصلاح کی صورت پیدا کر

وَ قَدْ سَمِعَ قَوْمًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ يَسُبُّوْنَ اَهْلَ الشَّامِ اَيَّامَ حَرْبِهِمْ بِصِفَتَيْنِ: اِنَّ اَكْرَهَ لَكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا سَبَابِيْنَ، وَ لِكِنِّكُمْ لَوْ وَصَفْتُمْ اَعْمَالَهُمْ، وَ ذَكَرْتُمْ حَالَهُمْ، كَانَ اَصْوَبَ فِي الْقَوْلِ، وَ اَبْلَغَ فِي الْعُدْرِ، وَ قُلْتُمْ مَكَانَ سَبِّكُمْ اِيَّاهُمْ: اَللّٰهُمَّ احْقِنْ دِمَاءَنَا وَ دِمَاءَهُمْ، وَ اَصْلِحْ